شکل میں ہو یا کسی بھی طرح کی اعانت کی صورت میں۔ جب کوئی شخص اپنا مال تعلیم و تبلیغ میں خرچ کرتا ہے تو وہ صدقہ کرتا ہے۔ جس طرح بھوکے کو کھانا کھلانے، پیاسے کو پانی پلانے، بے لباس کو لباس دینے میں صرف کرنا صدقہ ہے، اسی طرح انسانی ہدایت اور دعوت کی مد میں توسیع و اشاعت لٹریچر کے لیے صرف کرنا بھی صدقہ ہے۔ ہدایت انسان کی ضرورت ہے، بلکہ تمام ضروریات سے بڑی ضرورت ہے۔ انسان ہدایت سے محروم ہو تو اس کی آخرت برباد ہوتی ہے جو دائمی زندگی ہے۔ اس لیے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاے علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاے علیہم السلام نے تکلیفیں برداشت کیں، مصیبتیں جھیلیں، دعوت و تبلیغ اور جہاد میں زندگیاں صرف کر دیں، انسانوں پر سب سے زیادہ رحمت ان کے ذریعے ہوئی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے اپنی رحمت قرار دیا۔ اسلام کے غلبے نے بدامنی کی جگہ امن، بھوک وافلاس کی جگہ مال و دولت کی فراوانی اور ذہنی افلاس کی جگہ علمی بلندی عطا کی۔ دس بیس بھوکوں کو کھانا کھلانے کا اتنا فائدہ نہیں جتنا چند گمراہ لوگوں کو ہدایت دینے سے ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا: ''تیرے ذریعے اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے لیے سرخ اُونٹوں سے بہتر ہے''۔ (بخاری)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین کام جاری رہتے ہیں۔ صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے نفع اٹھایا جائے یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے (مسلم)۔ لٹریچر میں مال خرچ کرنا، مالی صدقۂ جاریہ بھی ہے اور علمی صدقۂ جاریہ بھی۔ اس لیے دوہرے اجر کا موجب ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا ایسا عمل اور نیکیاں جو اس کی موت کے بعد اسے پہنچتی ہیں، یہ ہیں: علم جس کی تعلیم دی اور اسے پھیلایا، نیک اولاد، قرآن جو وراثت میں چھوڑا، مسجد جسے تعمیر کیا تھا، یا گھر جو مسافروں کے لیے تعمیر کیا تھا، یا نہر چلا دی تھی، یا صدقہ جس کے لیے زندگی میں صحت کی حالت میں مال نکالا تھا۔ یہ چیزیں اس کی موت کے بعد بھی اسے پہنچتی ہیں (ابن ماجہ)۔ گویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی ہر حاجت پورا کرنے اور ایسا کام کرنے جس سے انسانوں اور مسلمانوں کو نفع ہو، صدقہ قرار دیا ہے۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! مال دار لوگ سارا اجر لے گئے۔ وہ نمازیں پڑھتے ہیں جس طرح ہم نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں اور اپنے زائد مال کو صدقہ کرتے ہیں (اس طرح ان کا کام بڑھ گیا)۔ آپؐ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمھیں موقع نہیں دیا کہ صدقہ کرو۔ ہر تسبیح صدقہ ہے (تسبیح کا فائدہ خود تسبیح کرنے والے اور دوسرے لوگوں کو پہنچتا ہے)، ہر تحمید صدقہ ہے، ہر لا الہ الا اللہ صدقہ ہے، بھلائی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ بیوی کے پاس جانا بھی صدقہ ہے (کہ گناہ سے بچ گیا، جس کا اسے اور معاشرے کو فائدہ پہنچا)۔

صحابہؓ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ایک آدمی اپنی شہوت کی تسکین کا سامان کرتا ہے تو اس میں بھی صدقہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: بتلاؤ اگر وہ اپنی شہوت کی تسکین ناجائز راستے سے کرتا تو اسے گناہ نہ ہوتا؟ فرمایا: کیوں نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اسی طرح صحیح راستے سے تسکین کرنے کا ثواب ہے۔ (مسلم)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے: كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ ، ''ہر بھلائی صدقہ ہے'' (مسلم)۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے: مَنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَصَدَّقْ مِنْ مَّالِهٖ وَمَنْ كَانَ لَهٗ قُوَّةٌ فَلْيَتَصَدَّقْ مِن قُوَّتِهٖ وَمَنْ لَّهٗ عِلْمٌ فَلْيَتَصَدَّقْ مِنْ عِلْمِهٖ (ابن مردویہ بحوالہ جامع العلوم والحکم شرح جوامع الکلم) ''جس کے پاس مال ہے وہ اس کا صدقہ کرے، جس کے پاس قوت ہے وہ قوت کا، اور جس کے پاس علم ہے وہ علم کا صدقہ کرے''۔ حضرت حسن بصری کی مرسل روایت جس کو ابن ابی الدنیا نے نقل کیا ہے: وَ اِنَّ مِنَ الصَّدَقَةِ اَنْ تُسَلِّمَ عَلَى النَّاسِ وَاَنْتَ طَلِيْقُ الْوَجْهِ (شرح جوامع الکلم) ''لوگوں کو خندہ پیشانی سے سلام کرنا صدقہ ہے''۔ اس حدیث کی سند میں اگرچہ کچھ ضعف ہے لیکن مسلم کی صحیح روایت کہ ''ہر بھلائی صدقہ ہے'' جامع ہے جو اس حدیث کے مضمون پر بھی حاوی ہے اور اس مضمون کی دوسری بہت سی احادیث بھی ہیں۔ اس لیے یہ روایت بھی معتبر شمار ہوگی۔ ترمذی میں حضرت ابوذرؓ کی اسی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے: ''جنگل و بیابان میں ناواقف کو راستہ بتلا دینا بھی صدقہ ہے''۔

ان احادیث سے یہ بات پوری طرح واضح ہوگئی ہے کہ تعلیم دینا، رہنمائی کرنا، بھلائی کا حکم کرنا، منکر سے روکنا صدقہ ہے۔ پس جو آدمی لٹریچر کے ذریعے خلقِ خدا کی تعلیم و تربیت، رہنمائی، غلبۂ اسلام کی کوشش کرے گا وہ صدقۂ جاریہ میں مال خرچ کرے گا۔ اسے مال خرچ کرنے کا ثواب بھی ملے گا کہ یہ مالی صدقہ ہے، اور تعلیم و رہنمائی کا اجر بھی ملے گا کہ یہ بھی صدقہ ہے۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)

ڈاکٹر محمود احمد غازی کے خطبات کے چار مجموعے

محاضراتِ قرآنی

قیمت:-/260 روپے (صفحات۔400)

تعارفِ قرآن مجید، تدریس قرآن مجید، تاریخ نزولِ قرآن مجید، جمع و تدوین قرآن مجید، علم تفسیر اور عظیم مفسرین کا مجمل تعارف، قرآن مجید کا اعجاز، علوم قرآنی کا جائزہ، نظم قرآن، اسلوب قرآن، قرآن مجید کے اہم موضوعات، دور جدید میں تدریسِ قرآن کے تقاضے.... ان بارہ موضوعات پر ڈاکٹر غازی کے بارہ بصیرت افروز اور فکرانگیز خطبات کا حسین و جمیل مجموعہ، جو اپریل 2003ء میں راولپنڈی اور اسلام آباد میں خواتین مدرسات قرآن کے روبرو فی البدیہہ محض یادداشت سے دیئے گئے۔

محاضراتِ حدیث

قیمت:-/300 روپے (صفحات۔480)

''محاضراتِ قرآنی'' سے منسلک اس مجموعے میں بھی بارہ خطبات شامل ہیں۔ یہ خطبات اکتوبر 2003ء میں ادارہ ''الھدیٰ'' ہی کے تعاون سے اُن کے اسلام آباد مرکز کے وسیع ہال میں دیئے گئے۔ ان خطبات کے عنوانات ہی سے اس مجموعے کی اہمیت اور قدروقیمت کا اندازہ ہو جاتا ہے: حدیث کا تعارف، علم حدیث کی ضرورت، حدیث اور سنت، روایت حدیث اور اقسام حدیث، علمِ اسناد و رجال، جرح و تعدیل، تدوین حدیث، محدثین کی خدمات، علوم حدیث، کتب حدیث، شروح حدیث، برصغیر میں علم حدیث، دور جدید میں علوم حدیث۔

☆.....☆.....☆

محاضراتِ سیرت ﷺ (صفحات 768 قیمت-/450) اور **محاضراتِ فقہ** (صفحات 560 قیمت-/325) بھی شائع ہوچکی ہیں۔ جن میں سیرۃ النبیؐ اور فقہ پر ہر طرح کے موضوع زیر بحث لائے گئے ہیں۔ جو تحقیقی بھی ہیں اور معلوماتی بھی۔

الفیصل ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔ پاکستان

Phone : 042-7230777 Fax : 09242-7231387
http : www.alfaisalpublishers.com
e.mail : alfaisal_pk@hotmail.com

ترجمان القرآن کا اشاریہ (جنوری-دسمبر ۲۰۰۷ء) شائع ہوچکا ہے۔ جن قارئین نے طلب کر رکھا ہے، انھیں ارسال کیا جارہا ہے۔ دل چسپی رکھنے والے رابطہ کرکے حاصل کرسکتے ہیں۔